B.A Part II urdu (Hon) Paper 3rd
Dr. L.K.V.D College Tajpur Samastipur.
Deptt of urdu.
Dr. Shahnaz Ara.

غالب کے چند اشعار کی تشریح

شاید اسی کا نام محبت ہے شیفتہ
اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی

اس شعر میں غالب کہتے ہیں ۔ ایسا دیکھا جاتا ہے کہ یہ آگ اچانک لگ جاتی ہے ۔ خبر بھی نہیں ہوتی کب لگی ہے کیسے لگی اس آگ کا لگانا اپنے بس میں ہوتا ہے ۔ اور نہ اسے بجھا دینا ممکن ہے ۔

غالب کے نظریۂ عشق کے مطابق ۔

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

مرزا غالب کی غزلوں میں عشق کے جلوے جا بجا روشن ستاروں کی طرح جھلکتے نظر آتے ہیں ۔

رونق ہستی ہے عشق خانہ ویراں ساز سے
انجمن بے شمع ہے گر برق خرمن میں نہیں

غالب کے نظریۂ عشق کے مطابق اس دنیا کی رونق کی وجہ عشق کا جذبہ ہے چاہے یہ عشق حقیقی ہو یا عشق مجازی اگر خرمن میں برق یعنی دلوں میں محبت نہیں ہو تو انجمن ایسی ہے ۔ جس میں کوئی شمع نہ ہو یا عشق مجازی اگر خرمن میں برق یعنی دلوں میں محبت نہیں تو یہ انجمن ایسی ہے

جس میں کوئی شخص نہ ہو۔ زندگی کا اصل مزہ عشق محبت کے جذبے کے اندر ہی ہوتا ہے۔

؎ محبت میں نہیں ہے فرق جینے اور مرنے میں
اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے

غالب کے نزدیک سچے عاشق کی پہچان یہ ہے کہ عشق کی راہ میں جو مصائب و آلام آئے اس کو وہ ہنسی خوشی جھیلتا ہے۔ ایک عاشق صادق وہ ہوتا ہے جو فراق کا صدمہ اٹھاتا ہے۔ روتے روتے جان تک دے دینے میں مزا لیتا ہے۔

~~ہے مجھے ابر بہاری کا~~
؎ ہے مجھے ابر بہاری کا برس کر کھلنا
روتے روتے غم فرقت میں فنا ہو جانا

غالب کے نزدیک عشق کا درد لاعلاج ہوتا ہے۔ عشق کے مریض کو دوا کی حاجت نہیں ہوتی ہے۔ وہ درد عشق کو دور کرنے کا کسی طرح بھی دوا کا احساس گوارا نہیں ہوتا۔

؎ درد منت کش دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

غالب کے نزدیک ایک عاشق کو محبوب کے ظلم و ستم میں مزا ملتا ہے کسی وجہ سے محبوب یہ ظلم و ستم ترک کر دے تو یہ بات عاشق پر گراں گزرتی ہے۔

Shahnaz Arif

Scanned with CamScanner